''بارود کی خوشبو'' مزاح کا ایک معتبر حوالہ
صوبیدار مقرب آفندی

محمد اسماعیل جوئیہ

Muhammad Ismaeel Joiya

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

The Islamia Universityof Bahawalpur, Bahawalpur.

پروفیسر ڈاکٹر روبینہ رفیق

Prof. Dr. Rubina Rafiq

Chairperson, Department of Urdu & Iqbaliyaat

The Islamia Universityof Bahawalpur, Bahawalpur.

Abstract:

Subedar Muqarab Afandi was born in District Mansehra in 1929. He wasbelonged to Turak family so, he called "Afandi". He passed Matric fromHigh School No.1, Abattabad. And joined signal Corp in Army. His best ever work"BaroodKeeKushboo" was published in 1979. He died on 17th July1988, and buried in Quetta. During his service in Army he also kept a keen observation on our society's values. He also under took the condition of the society and the behaviors of our politicians.His humor was very pure andadmirable. His way of humor writing was very simple and comprehensive.

ملکی سرحدوں کی حفاظت کرنے والا یہ سربکف سپاہی نہ صرف اپنے پیشہ ورانہ کام میں مہارت رکھتا تھا بلکہ علم و ادب کے میدان میں بھی کسی سے کم نہیں تھا۔ یہ ایسا مزاح نگار ہے جو سیف و قلم میں بیک وقت کامیاب و کامران تھا۔یعنی میدان جنگ ہو یا کوئی علم کا میدان ہر میدان میں آپ نے اگلے محاذ پر پنجہ آزمائی کی۔آپ کا مختصر تعارف کرنل خالد مصطفیٰ نے اپنی کتاب میں یوں کروایا ہے:

''آپ اردو زبان کے شاعر تھے ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء کو بحالی ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے ترک قبیلے کی نسبت سے آفندی کہلائے میٹرک ہائی سکول نمبر ا، ایبٹ آباد سے کیا۔فوج کی سگنل کور میں بھرتی ہوئے اور صوبیدار بن کر ریٹائرڈ ہوئے۔آپ کا پہلا مجموعہ کلام ۱۹۷۹ء میں

''بارود کی خوشبو' کے نام سے شائع ہوا۔ آپ نے ۱۷جولائی ۱۹۸۸ءکو وفات پائی اور کوئٹہ میں دفن ہوئے۔''(۱)

وطن کے ساتھ محبت، عوام کا درد، معاشی اور معاشرتی برائیوں سے نفرت آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ بڑے انا پرست انسان تھے۔ آپ نے کبھی کسی کا دل نہیں دکھایا۔ آپ کی شاعری ان تمام خیالات کی بہت عمدہ ترجمانی کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی شاعری کو مزید پر لطف اور دلچسپ بنانے کے لیے طنز و مزاح کا سہارا لیا۔ آپ نے اپنے کلام میں سنجیدگی کے ساتھ ساتھ طنز و مزاح کے ایسے پھول نچھاور کیے جو دنیا کو دیر تک معطر کرتے رہیں گے۔ انھوں نے ایک جگہ چور بازاری، مہنگائی، غربت، ملاوٹ اور اسمگلنگ کے خلاف ایسا طنز و مزاح پیدا کیا ہے جو ایک طرف پھول ہے تو دوسرے طرف نشتر بھی بلکہ تضمین شعری کی بہت عمدہ مثال قطعہ ملاحظہ ہو:

سمگلنگ ، چور بازاری ، ملاوٹ
ہے جان ناتواں اور لاکھ دھندے
مگر اقبال کو ہے پھر بھی شکوہ
نئ تہذیب کے انڈے ہیں گندے(۲)

معاشرے میں جب اس طرح کی صورت حال پیدا ہو جائے تو معاشرے کے اندر ناہمواری اور بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے، افراتفری کی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ہمارے لیے اور ہماری قوم کے لیے لمحۂ فکر یہ ہے جب معاشرہ اس طرح کی برائیوں میں دھنس جاتا ہے تو پھر وہاں خیر کم اور برائی زیادہ پھیلتی ہے۔ جب ناانصافی کا دور دورہ ہوتا ہے لوگ آپس میں لڑتے ہیں، قتل وغارت ہوتی ہے، مساوات اور انصاف کی دھجیاں بکھر جاتی ہیں۔ ایک جگہ پھر آپ نے اپنے قلم کو نشتر بنایا ہے اور معاشرے کی صورت حال پر کڑی تنقید اور طنز کیا ہے۔ وہ طنز اور تنقید میں خیر کا پہلو ڈھونڈتے ہیں۔ انداز دیکھیں:

رشوت، فریب، جھوٹ میں بے باک ہو گئے
پیسے کی دوڑ دھوپ میں چالاک ہو گئے
ہم نے معاشرت کی وہ صورت بگاڑ دی
دشمن بھی جس کو دیکھ کر غم ناک ہو گئے(۳)

شاعری میں پنجابی الفاظ کا استعمال، تضمین شعری اور عسکریت کو شامل کر کے مزاح پیدا کرنا مقرب آفندی کی خاص صفت ہے۔ آپ فوجی تھے اس لیے آپ نے فوجی موضوعات کو طنز و مزاح کے قالب میں ڈھالا۔ کرداروں سے مزاح کشید کرنا بھی ایک فن ہے جس میں آپ یکتا ہیں۔ اسی ایک قطعے میں آپ نے ساری چیزیں ڈال کے عمدہ مزاح تخلیق کیا ہے۔ یعنی لانگری کا کردار، پنجابی الفاظ اور تضمین کی بہت عمدہ مثال آپ کو نظر آئے گی۔ اس بند میں مزاح، اختصار اور جامعیت کا امتزاج دیکھیں:

گھی تو اُسی کی دال میں کچھ ڈالتے ہو تم
جس آدمی کی تم سے کوئی راہ و رسم ہو
مانا کہ میں تمہارا ''گرائیں'' نہیں مگر
مجھ کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہے(۴)

محمد اسلم کھوکھر نے اپنے مقالے میں عسکری شاعری اور موضوعات پر بحث کرتے ہوئے پورے عساکر شعراء اور ان کی شاعری کے بارے میں یہ رائے دی ہے، وہ لکھتے ہیں:

''ان کے شاعرانہ مشاہدے اور تجربے میں کہیں کہیں ان کی عسکری زندگی کے مظاہر بھی شامل ہوتے ہیں ایسے موضوعات کی شمولیت اکثر اوقات مزاحیہ یا پھر طنزیہ طرزِ اسلوب میں جلوہ نمائی کرتی رہی ہے۔''(۵)

اگر ہم تاریخ پاکستان پر نگاہ ڈالیں تو یہ حقیقت واشگاف ہو جائے گی کہ جب سے یہ ملک معرض وجود میں آیا ہے اس کی سیاسی صورت حال ہمیشہ دگرگوں رہی ہے۔ اس ملک کو چند خاندانوں نے اپنے چنگل میں گھیرا ہے۔ ملکی ترقی اور خوشحالی کے لیے کوئی نہیں سوچتا سارے سیاست دان اپنا پیٹ پالنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور دھوکہ باز سیاست دان اپنی زبان کے بل بوتے پر عوام کو پاگل بناتے ہیں کبھی نوکریوں کا جھانسہ دے کر تو کبھی پانی، بجلی کی فراہمی اور سڑکیں بنوانے کا وعدہ کر کے۔ آج ہمارے ہسپتالوں اور دیگر محکموں کی جو صورت حال ہے اس پہ بہت دکھ ہوتا ہے اور رونا آتا ہے۔ آپ کے ہاں متنوع موضوعات ہیں۔ مقرب آفندی نے عسکریت، معاشرت کے ساتھ ساتھ سیاست، سیاست دانوں اور وزراء کو بھی طنز و مزاح کا نشانہ بنایا ہے۔ صوبیدار مقرب آفندی کا ایک قطعہ دیکھیں:

وزرا گئے گھروں کو جو ٹوٹیں اسمبلیاں
جاتے ہوئے وزیر کو دیکھا جو کار میں
کالج کے طالب علم نے افسوس سے کہا
کسی کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں(۶)

اسی طرح کی صورت حال کو ایک اور جگہ پر صوبیدار مقرب آفندی نے بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے۔ مزاح کے حربوں میں سے ایک حربہ تحریف نگاری بھی ہے اس فن میں بھی آپ یدِ طولیٰ رکھتے ہیں۔ آپ نے علامہ اقبال کے ایک مشہور قطعے کو اس طرح بیان کیا ہے:

ظلام بحر میں کھو کر سنبھل جا
تڑپ جا پیچ کھا کھا کر بدل
نہیں ساحل تیری قسمت میں اے موج
ابھر کر جس طرف چاہے نکل جا

مقرب آفندی نے اس کی بڑی خوبصورت انداز میں پیروڈی کی ہے۔ اس قطع میں بھی وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ سیاست دان کس طرح حقیقت سے آنکھیں چراتا ہے اور سچ کو جھوٹ، اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنے میں کسی طرح زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔ آپ پیروڈی میں فن کمال رکھتے ہیں۔ آپ کو جو چیز دیگر مزاحیہ عساکر شعرا میں ممتاز کرتی ہے وہ آپ کا یہی فن ہے یعنی ''فنِ تحریف نگاری'' زبان و بیان کی سادگی اور تسلسل روانی بھی آپ کی شاعری کا خاصہ ہے۔ اسی طرح کا ایک قطعہ ملاحظہ ہو جس میں مزاح بھی ہے، طنز بھی اور تنقید بھی:

سیاست میں حقیقت کو نگل جا
بیاں دے کر بیاں سے ہی بدل جا
یہاں پر کون ہے جو تجھ کو پوچھے
پھڑک کر جس طرف چاہے نکل جا(۷)

آپ کی سادگی اور رواں بیانی کی تعریف بریگیڈئیر عنایت الرحمٰن صدیقی نے ان الفاظ میں کی ہے:

''صوبیدار محمد مقرب آفندی کا شعری مجموعہ ''بارود کی خوشبو'' ۱۹۷۹ء میں راول پنڈی سے شائع ہوا، کلام سادہ اور رواں ہے۔''(۸)

کسی بھی قوم اور ملکی ترقی کے لیے نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کا بہتر ہونا بہت ضروری ہے۔لیکن ہمارے ملک میں نظام تعلیم اور نصاب تعلیم دونوں ہی غیر مستحکم ہیں۔اس کے علاوہ پرائیویٹ سکولوں کا ایک جال ہمارے ملک میں پھیل چکا ہے جو صرف کمائی کی خاطر ہماری نوجوان نسل کا بیڑا غرق کررہے ہیں۔مختلف قسموں کے سکول معرض وجود میں آ چکے ہیں۔نالائق قسم کے میل اور فی میل اساتذہ نے بچوں کی تعلیم وتربیت کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔اس موضوع پر بھی صوبیدار مقرب آفندی نے روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔آپ کا مقصد کسی کی تضحیک یا عزت نفس مجروح کرنا نہیں بلکہ طنز اور تنقید برائے اصلاح ہے۔آپ کی طنز حکمرانوں کے دل پر جا کر لگتی ہے۔اگر وہ معاشرے میں تبدیلی کرتے نہیں ہیں تو سوچنے پر ضرور مجبور ہوجاتے ہیں۔اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوگا کہ ۴ سال کا بچہ ہے اور اس کے پاس ۲۱ کلو کا بیگ ہے۔لیکن ہمارے حکمران یہ چاہتے ہیں کہ جو مرضی ہوجائے بچوں کا مستقبل تباہ ہوجائے ہماری کرسی بچ جائے۔ایک قطعہ ملاحظہ ہو:

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
ہر ایک بچہ کتابیں بند کر دے
مری کرسی کی خاطر طفلِ مکتب
خود اپنا آپ بیڑا غرق کردے(۹)

عساکر شعرا کے اردو ادب میں مقام و مرتبہ اور موضوعات کے حوالے سے جاوید منظر نے اپنے ایک مضمون میں ''عساکر پاکستان اور ممتاز شعرائے کرام'' میں یوں ان کو داد وتحسین دی ہے، اور نہایت اچھے انداز میں ان کی حوصلہ افزائی کی ہے۔آپ لکھتے ہیں:

''پاکستان کے اہل قلم عساکر پاکستان کی ادبی خدمات پر فخر کا اظہار کرتے ہیں انہوں نے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ علم وادب کے گلشن کو اپنے قلم سے پر بہار کرنے میں شب وروز کو یوں استعمال کیا کہ آج دنیائے علم وادب ان پر فخر کرتی ہے۔''(۱۰)

صوبیدار مقرب آفندی نے ہماری جھوٹی روشن خیالی اور نئی تہذیب کو بھی طنز کا نشانہ بنایا ہے۔ہماری نئی نسل جو آج کل مختلف قسم کے بالوں کی کٹنگ کرواتی ہے، نئی نئی طرز کے کپڑے پہنتی ہے، ہاتھوں اور پاؤں میں چوڑیاں ڈال لیتی ہے۔ان سب حالات وواقعات سے نقاب کشائی کی ہے۔آپ کے کلام میں مزاح کی نسبت طنز زیادہ پایا جاتا ہے۔مقرب آفندی نے اپنے اس قطعے میں ایک خاص قسم کے علاقے یعنی'' کامل پور'' کو طنزیہ قالب میں ڈھالا ہے۔اس قطعے سے طنز اور مزاح دونوں چھلکتے

نظر آتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ کے ہاں لفظی مزاح کی بھی عمدہ مثالیں ملتی ہیں۔ایک قطعہ ملاحظہ ہو:

پھر رہی تھی بال کٹوا کر وہ کل بازار میں
دوستوں میں فیصلہ مشکل تھا ارضی حور کا
ایک کہتا تھا یہ لڑکی ہے نئی تہذیب کی
ایک کہتا تھا ملک ہے خاص ''کامل پور'' کا(۱۱)

ایک اور جگہ پر بھی مقرب آفندی نے اسی تہذیب کی دھجیاں بکھیری ہیں وہ اپنی نئی نسل کو جب اس طرح کے کاموں میں دیکھتا ہے تو اس کا دل کڑھتا ہے وہ اپنی تہذیب اور نسل کا بیڑا غرق نہیں ہونے دیتا ہے۔ان کی فوج میں رہتے ہوئے معاشرے پر کڑی نگاہ کو ہم سلام پیش کرتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

بڑھا کر بال یہ لڑکا کٹا کر زلف وہ لڑکی
لباس اپنے بھی آپس میں بدلے روز جاتے ہیں
پہن کر چار انچ اونچائی کا جوتا سمجھتے ہیں
عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں(۱۲)

آپ کی شاعری کے بارے میں کیپٹن کنڈان نے اپنی کتاب ''اردو ادب اور عساکر پاکستان'' میں آپ کے بارے میں یوں لکھا ہے:

''صوبیدار مقرب آفندی نے زیادہ تر ملی اور رزمیہ نظمیں لکھیں ہیں۔جن میں مجاہدانہ شان اور سپاہیانہ بانکپن جھلکتا ہے۔حمد، نعت، نظم، غزل حتیٰ کہ ان سنجیدہ موضوعات سے ہٹ کر آپ نے مزاحیہ شاعری بھی کی اور فوجی جوانوں کے دل بہلانے کا انہی کے لہجے میں سامان پہنچایا ہے۔''(۱۳)

صوبیدار مقرب آفندی معاشرتی واقعات کے ساتھ ساتھ فوجی معاملات کو بھی طنز و مزاح کے قالب میں ڈھالنے کے لیے اپنے قلم کو کبھی پھول اور کبھی کانٹا بناتے نظر آتے ہیں انہوں نے مزاح کشید کرنے کے لیے دیگر حربوں کے ساتھ سب سے زیادہ زور تحریف نگاری اور تضمین پر دیا ہے۔آپ کا مزاح ہجو اور ہزل سے پاک ہے۔شگفتہ نگاری آپ کے کلام کا خاصہ ہے۔آپ نے کسی جگہ بھی کسی فرد واحد یا کسی کی ذات کو طنز یا تضحیک کا نشانہ نہیں بنایا بلکہ مجموعی طور پر بات کرتے ہوئے آپ نے اسلوب کو اس طرح پرکشش اور دلکش بنایا ہے کہ قاری زیر لب مسکرانے لگتا ہے۔آپ نے سنجیدہ اور مزاحیہ موضوعات پر بہت عمدہ شاعری کی آپ کی کتاب ''بارود کی خوشبو'' اردو مزاح میں واقعی ہی ایک معتبر حوالہ ہے اور اُردو مزاح میں آپ کی کتاب منفرد و ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔

حوالہ جات

۱۔ خالد مصطفیٰ، کرنل، وفیات اہل قلم عساکر پاکستان، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۱۴ء، ص:۲۷۰

۲۔ مقرب آفندی، صوبیدار، بارود کی خوشبو، راول پنڈی: ریلوے کواٹرز ویسٹرج، ۱۹۷۹ء، ص:۱۳۴

۳۔ ایضاً، ص:۱۴۱

۴۔ ایضاً،ص:۱۴۱

۵۔ محمد اسلم کھوکھر،عساکر پاکستان کے اردو شعرا، مقالہ برائے ایم فل اردو،مملوکہ: شعبۂ اُردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد،۲۰۰۴ء، ص:۱۱

۶۔ مقرب آفندی،صو بیدار، بارود کی خوشبو،ص:۱۴۰

۷۔ ایضاً،ص:۱۳۷

۸۔ عنایت الرحمٰن صدیقی، بریگیڈیئر، اربابِ سیف وقلم، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۹۷ء،ص:۲۷۸

۹۔ مقرب آفندی،صو بیدار، بارود کی خوشبو،ص:۱۳۶

۱۰۔ جاوید منظر، مضمون: عساکر پاکستان اور ممتاز شعرائے کرام، مشمولہ: نورِ تحقیق، سہ ماہی، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور، شمارہ ۱۱، جلد نمبر ۳، جولائی تا ستمبر ۲۰۱۹ء، ص:۳۶

۱۱۔ مقرب آفندی،صو بیدار، بارود کی خوشبو،ص:۱۳۵

۱۲۔ ایضاً،ص:۱۳۹

۱۳۔ شاکر کنڈان، کیپٹن، اردو ادب اور عساکر پاکستان، کنڈان، تحصیل شاہ پور، ضلع سرگودھا: ادارہ فروغ ادب، ۱۹۹۷ء،ص:۲۸۴

☆......☆......☆